10 مارچ 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

محمد شرف الدین

بنام

آر پی سنگھ اور دیگران

(کے۔سباراؤ، رگوبردیال اور جے۔آر۔مدھولکر، جسٹسز)

اپیل ۔ متاثرہ شخص ۔ جائیداد کو متروکہ املاک قرار دیا گیا۔ کیا معاون متولی حکم کے خلاف اپیل کو ترجیح دے سکتا ہے۔ ایڈمنسٹریشن آف ایویکیو پراپرٹی ایکٹ، 1950 (31 آف 1950)، دفعہ 24(1) (اے)۔

اسسٹنٹ متولی، گریدیہ نے ایک حکم جاری کرتے ہوئے کہا کہ اپیل کنندہ کی جائیدادیں متروکہ املاک نہیں ہیں۔متولی نے انتظامیہ متروکہ املاک ایکٹ 1950 کی دفعہ 26(1) کے تحت کارروائی کرتے ہوئے کیس کا ریکارڈ طلب کیا اور درخواست گزار کو سننے کے بعد کارروائی ختم کردی۔اس کے بعد پٹنہ کے ہیڈ کوارٹر کے اسسٹنٹ متولی نے اسسٹنٹ متولی گریدیہ کے حکم کے خلاف ایکٹ کی 24(1)(اے) کے تحت متولی کے سامنے اپیل دائر کی۔اپیل میں متولی نے درخواست گزار کے بھائیوں کے حصص کو متروکہ املاک قرار دیا اور ان کے حصص کی علیحدگی کا معاملہ بھیج دیا۔درخواست گزار نے موقف اختیار کیا کہ اسسٹنٹ کسٹوڈین ہیڈ کوارٹرز کے کہنے پر دفعہ 24(1)(اے) کے تحت کوئی اپیل دائر نہیں کی گئی۔

انہوں نے کہا کہ اسسٹنٹ سرپرست ہیڈ کوارٹرز کی جانب سے دائر کی گئی اپیل نااہل ہے۔ اسسٹنٹ متولی، ہیڈ کوارٹرز، اسسٹنٹ متولی، گریدیہ کے حکم کے مطابق، ایکٹ کی دفعہ 24 کے معنی میں ناراض شخص نہیں تھا اور وہ اپیل کو ترجیح نہیں دے سکتا تھا۔

ابراہیم ابوبکر بنام متروکہ املاک کے متولی جنرل (1952) ایس سی آر 696، ممتاز۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1958 کی دیوانی اپیل نمبر 458۔

پٹنہ ہائی کورٹ کے 3 ستمبر 1956 کے فیصلے اور حکم نامے سے خصوصی اجازت کے ذریعے 1955 کے ایم جے نمبر 603 میں اپیل کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے ایم۔ کے۔ رام مورتھی، آر۔ کے۔ گرگ، ایس۔ سی۔ اگروال اور ڈی۔ پی۔ سنگھ شامل ہیں۔

جواب دہندگان کے لئے آر سی پرساد۔

10 مارچ 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس سبا راؤ۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پٹنہ ہائی کورٹ کے اس حکم کے خلاف ہے جس میں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت درخواست گزار کی طرف سے 4 اگست 1955 کے حکم کو منسوخ کرنے کی درخواست کو خارج کر دیا گیا تھا۔

اس اپیل میں اٹھائے گئے سوال سے متعلق حقائق کو مختصر طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ قربان احمد نامی شخص کی جانب سے فراہم کردہ معلومات پر اسسٹنٹ متولی گریڈ یہ نے ایڈمنسٹریشن آف متروکہ املاک ایکٹ 1950 (ایکٹ 31 آف 1950) کی دفعہ 7(1) کے تحت درخواست گزار کو نوٹس جاری کیا کہ وہ اپنے قبضے میں موجود جائیداد نمبر 326، 774 اور 654 کو متروکہ املاک قرار کیوں نہ دے۔ معاون نگران نے ضروری انکوائری کرنے کے بعد قرار دیا کہ مذکورہ ہولڈنگز متروکہ املاک ہیں۔ درخواست گزار نے مذکورہ حکم کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 26 کے تحت نظر ثانی کی درخواست ڈپٹی متولی ہزاری باغ کو دائر کی، جس نے اسسٹنٹ متولی کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے معاملے کو قانون کے مطابق نمٹانے کے لئے اس کے حوالے کر دیا۔ 26 اپریل 1954ء کو اسسٹنٹ متولی گریڈ یہ نے اپنے سامنے رکھے گئے ثبوتوں پر غور کرنے کے

بعد کہا کہ مذکورہ املاک متروکہ املاک نہیں ہیں اور اس پر انہوں نے انہیں رہا کر دیا۔ اس کے بعد، متولی نے ایکٹ کی دفعہ 26 (1) کے تحت کارروائی کرتے ہوئے، کیس کا ریکارڈ طلب کیا اور، اپیل کنندہ کو سننے کے بعد، 27 جنوری 1955 کے اپنے حکم کے ذریعہ، کارروائی ختم کردی۔ 22 فروری 1955 ء کو پٹنہ کے ہیڈ کوارٹرس کے اسسٹنٹ متولی نے ایکٹ کی دفعہ 24 (1) (اے) کے تحت اسسٹنٹ متولی، گریدیہ کے 26 اپریل 1954 کے حکم کے خلاف اپیل دائر کی، جس میں اپیل کنندہ کی ہولڈنگز کو جاری کیا گیا تھا۔ 4 اگست 1955 ء کو متولی نے معاون متولی گریدیہ کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور درخواست گزار کے بھائیوں کے حصص کو متروکہ املاک قرار دے دیا اور اس معاملے کو ان کے مفادات کو الگ کرنے کے لئے مناسب اتھارٹی کو بھیج دیا۔ اس کے بعد درخواست گزار نے مذکورہ حکم کو منسوخ کرنے کے لئے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی، لیکن اسے خارج کر دیا گیا۔ لہذا اپیل۔

اگرچہ ہائی کورٹ کے سامنے بہت سے سوالات اٹھائے گئے تھے، لیکن درخواست گزار کے فاضل وکیل نے ہمارے سامنے صرف مندرجہ ذیل چار سوالات اٹھائے تھے (1) اسسٹنٹ متولی، ہیڈ کوارٹر، پٹنہ کے حکم پر اسسٹنٹ متولی، گریدیہ کے حکم سے متولی سے کوئی اپیل نہیں کی گئی تھی۔ (2) ایکٹ کی دفعہ 7–اے کے تحت 7 مئی 1954 ء کے بعد متولی کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی بھی جائیداد کو متروکہ املاک قرار دے جب تک کہ ایسی جائیداد کو متروکہ املاک قرار دینے کی مذکورہ تاریخ پر کارروائی زیر التوا نہ ہو اور موجودہ کیس میں چونکہ معاون متولی کے حکم کے خلاف اپیل صرف 22 فروری 1955 کو دائر کی گئی تھی۔ مقررہ تاریخ پر کوئی کارروائی زیر التوا نہیں تھی اور اس لئے متولی نے غیر قانونی طور پر ایکٹ کی دفعہ 7–اے کی دفعات کی براہ راست خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ حکم جاری کیا۔ (3) متولی نے بغیر کوئی وجہ بتائے اپیل دائر کرنے میں تاخیر کو نظر انداز کرتے ہوئے غلط کام کیا۔ دفعہ (4) ایکٹ کی دفعہ 7 (1) کے تحت اپیل کنندہ کو جاری کیا گیا نوٹس ناقص تھا اور، لہٰذا اس کے بعد کی جانے والی کارروائی کالعدم قرار دی گئی۔

درخواست گزار چاروں نکات پر ہائی کورٹ کے سامنے ہار گیا۔ حالانکہ اپیل کنندہ کے وکیل فاضل نے ہمارے سامنے چاروں اعتراضات اٹھائے، لیکن انہوں نے سنجیدگی سے صرف پہلے دو اعتراضات پر زور دیا۔

پہلی دلیل کو سمجھنے اور اس کا تسلی بخش جواب دینے کے لئے ضروری ہوگا کہ اس ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے دائرہ کار پر غور کیا جائے۔ دفعہ 2 (سی) میں "متولی" کی تعریف کی گئی ہے جس سے مراد ریاست کا نگہبان

ہے اور اس ریاست میں متروکہ املاک کے کسی بھی اضافی، نائب یا معاون محافظ کو شامل کرنا ہے۔ دفعہ 6 مرکزی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ کسی بھی ریاست کے لیے ایک متولی اور متروکہ املاک کے اتنے ہی اضافی، نائب یا معاون متولی مقرر کرے جو اس قانون کے تحت یا اس کے تحت متولی پر عائد فرائض کی انجام دہی کے مقصد سے ضروری ہوں۔ اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت متروکہ املاک کے ایڈیشنل، ڈپٹی اور اسسٹنٹ متولی ریاست کے نگران کی عمومی نگرانی اور کنٹرول کے تحت ایکٹ کے تحت یا اس کے تحت ان پر عائد فرائض انجام دیں گے، لیکن مرکزی حکومت عام یا خصوصی حکم کے ذریعے ان کے درمیان کام کی تقسیم کا انتظام کرسکتی ہے۔ مذکورہ دفعات اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ مذکورہ افسران کے عہدے چاہے جو بھی ہوں، وہ تمام ایکٹ میں " محافظ" کی تعریف کے تحت محافظ ہیں، حالانکہ سہولت کے لئے ان کے فرائض یا تو قانونی یا انتظامی طور پر متعین کیے گئے ہیں۔ دفعہ 7 کے تحت ایک نگہبان۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ متولی مذکورہ بالا زمروں میں سے کوئی ایک ہوسکتا ہے۔ اگر اس کی رائے ہے کہ کوئی جائیداد ایکٹ کے معنی کے اندر متروکہ املاک ہے تو وہ اس کا نوٹس دینے کے بعد اس کا نوٹس اس طرح دے سکتا ہے جو دلچسپی رکھنے والے افراد کو مقرر کیا جائے، اور معاملے کی ایسی تحقیقات کرنے کے بعد جیسا کہ کیس کے حالات اجازت دیتے ہیں، ایسی کسی بھی جائیداد کو متروکہ املاک قرار دینے کا حکم جاری کریں۔ اس کی ذیلی دفعہ (8) اس پر یہ ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ وہ سرکاری گزٹ میں ان تمام جائیدادوں کو شائع کرے جو اس کی طرف سے متروکہ املاک قرار دی گئی ہیں۔ اس طرح کے اعلان کے بعد مذکورہ املاک ریاست کے متولی کے پاس چلی جاتی ہیں۔ دفعہ 9 متولی کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ متروکہ املاک کا قبضہ حاصل کر سکے۔ دفعہ 10 متولی کو ایسے اقدامات کرنے کا اختیار دیتا ہے جو وہ کسی بھی جائیداد کے تحفظ، انتظام، تحفظ اور انتظام کے مقاصد کے لئے ضروری یا مناسب سمجھتا ہے۔ دفعہ 24 دفعہ 7 کے تحت دیئے گئے حکم سے متاثر ہونے والے کسی بھی شخص کو یہ حق دیتی ہے کہ وہ متولی کے پاس اپیل کو ترجیح دے جہاں اصل حکم کسی نائب یا معاون نگہبان نے جاری کیا ہو اور جائیداد کی رقم یا قیمت جو حکم کا موضوع ہے دو ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، اور کسی بھی دوسرے معاملے میں متولی جنرل کو۔ دفعہ 26، جسے 1956 کے ایکٹ 91 کے دفعہ 8 کے ذریعے ایکٹ سے حذف کر دیا گیا تھا، ماتحت افسران کے احکامات کے خلاف متولی، ایڈیشنل متولی یا مجاز نائب متولی کو نظر ثانی کا دائرہ اختیار فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 27 متولی جنرل کو کسی بھی وقت کسی بھی متولی کے احکامات کو درست کرنے کے لئے نظر ثانی کا مکمل اختیار دیتی ہے۔ مندرجہ بالا دفعات کی اسکیم کو مختصر طور پر اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے: ایکٹ میں بیان کردہ ایک متولی، ضروری تحقیقات کے بعد، کسی جائیداد کو متروکہ املاک قرار دے سکتا ہے۔ اس طرح کے اعلان پر

جائیداد اس کے پاس ہوتی ہے۔ اس طرح کی منتقلی کے بعد، متولی مذکورہ جائیداد کا انتظام کرتا ہے۔ اگر کوئی متولی غلط یا غیر قانونی طور پر کسی جائیداد کو متروکہ املاک قرار دیتا ہے تو اس کے حکم سے ناراض شخص دفعہ 24 کے تحت متعین کردہ مناسب اتھارٹی کے پاس اپیل کو ترجیح دے سکتا ہے۔ متولی یا متولی جنرل، جیسا کہ مناسب معاملہ ہو، اپنے نظر ثانی کے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے، اس حکم کو رد کر سکتا ہے۔ اگر کوئی متولی غیر قانونی یا غیر مناسب طریقے سے کسی جائیداد کو اس بنیاد پر جاری کرتا ہے کہ وہ متروکہ املاک نہیں ہے، تو اس پر نگران یا متولی جنرل کی طرف سے نظر ثانی کی جاسکتی ہے، جیسا کہ معاملہ ہو، ایکٹ کی دفعہ 26 یا دفعہ 27 کے تحت۔

مدعا علیہان کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت "متاثرہ کوئی بھی شخص" کے الفاظ اتنے جامع ہیں کہ اس میں متولی کو شامل کیا جاسکتا ہے اور اس لئے، متولی ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت جائیدادوں کو جاری کرنے کے متولی کے حکم کے خلاف اپیل کو ترجیح دے سکتا ہے۔ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ دلیل میں ایک واضح بے قاعدگی پوشیدہ ہے، فاضل وکیل نے تسلیم کیا کہ اپیل صرف متولی کے علاوہ کسی اور متولی کی طرف سے دائر کی جاسکتی ہے جس نے جائیدادوں کو جاری کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ کہا گیا ہے کہ مرکزی حکومت ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت مختلف متولیوں یعنی ایڈیشنل، ڈپٹی اور اسسٹنٹ متولیوں کے درمیان کام کی تقسیم کا اہتمام کرسکتی ہے اور اس طرح کی تقسیم میں یہ پوچھ گچھ کرنے کا اختیار حاصل ہوسکتا ہے کہ آیا کوئی جائیداد متروکہ وقف املاک ہے یا نہیں، ایک متولی کو دی جاسکتی ہے اور دوسرے کو اس کا انتظام کرنے کا اختیار دیا جاسکتا ہے۔ اور یہ کہ، اس صورت میں، متولی جس کو انتظام کرنے کا اختیار تفویض کیا گیا ہے، وہ شخص ہوگا جو ایکٹ کی دفعہ 24 کے معنی میں ناراض ہوگا۔ ہمارے خیال میں یہ دلیل ایکٹ کی اسکیم سے مطابقت نہیں رکھتی۔ اگرچہ تنازعات کے انتظام یا عدالتی تعین کی سہولت کے مقصد کے لئے یہ قانون متولیوں کی مختلف اقسام فراہم کرتا ہے، لیکن وہ سبھی ایکٹ میں "نگہبان" کی تعریف کے اندر آتے ہیں۔ یہ ایکٹ مزید متولی جنرل کی نگرانی اور کنٹرول کے تحت ٹریبونلز کی درجہ بندی فراہم کرتا ہے۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ ایک متولی کسی متولی کے حکم کے خلاف اپیل کو ترجیح دے سکتا ہے تو یہ غیر معمولی ہوگا۔ اس ایکٹ میں ایک افسر کو دوسرے افسر کے احکامات کے خلاف اپیلوں کو ترجیح دینے پر غور نہیں کیا گیا ہے۔ اگر کوئی معاون محافظ یا متولی کسی جائیداد کو متروکہ املاک قرار دینے کے معاملے میں غلطی کرتا ہے تو اس قانون کے تحت 1956ء سے پہلے متولی یا متولی جنرل اور اس کے بعد متولی جنرل غلطی کو درست کر سکتے ہیں۔ قانون کی دفعہ 24 میں متاثرہ شخص کے

الفاظ سے مراد صرف وہ شخص ہوسکتا ہے جس کی املاک کو متولی نے متروکہ املاک قرار دیا ہو، یا وہ شخص جس نے جائیدادوں کو اس طرح ظاہر کرنے کے لیے متولی سے رابطہ کیا ہو یا ایسا کوئی اور متاثرہ شخص ہو۔ ایکٹ کے سیاق وسباق میں "متاثرہ کوئی بھی شخص" کے الفاظ میں ایکٹ میں بیان کردہ کسی بھی متولی کو شامل نہیں کیا جاسکتا ہے۔

ابراہیم ابوبکر بنام اس عدالت کے فیصلے پر بہت زیادہ انحصار کیا جاتا ہے۔ متروکہ املاک کے متولی جنرل ((1952) ایس سی آر 696) جواب دہندگان کے دلائل کی حمایت میں۔ اس معاملے میں ٹیک چند ڈولوانی نامی شخص کی جانب سے متروکہ وقف املاک کے اضافی متولی کو دی گئی جانکاری پر ٹیک چند ڈولوانی نے بمبئی متروکہ وقف (ایڈمنسٹریشن آف پراپرٹی) ایکٹ 1949 کے تحت ابوبکر نامی شخص کے خلاف کارروائی شروع کی۔ ایڈیشنل محافظ نے ابوبکر کا بیان ریکارڈ کرنے اور ٹیک چند ڈولوانی کی جانب سے پیش کیے گئے شواہد کا جائزہ لینے کے بعد کہا کہ مذکورہ ابوبکر بے دخل نہیں تھا۔ ٹیک چند ڈولوانی نے مذکورہ حکم کے خلاف ہندوستان کے متولی جنرل کو اپیل دائر کی۔ اٹھائے گئے سوالات میں سے ایک یہ تھا کہ کیا مذکورہ ٹیک چند ڈولوانی 1949 کے مرکزی آرڈیننس XXVII کی دفعہ 24 کے تحت ایڈیشنل نگہبان کے حکم سے ناراض شخص تھا، اور مذکورہ حکم کے خلاف اپیل کرنے کا حقدار تھا۔ اس عدالت نے کہا کہ مذکورہ شخص مذکورہ دفعہ کے معنی میں ناراض شخص تھا۔ آرڈیننس کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 5(5) میں کہا گیا تھا کہ کوئی بھی شخص یا شخص انکوائری میں دلچسپی رکھنے یا متروکہ وقف املاک قرار دی جانے والی جائیداد میں دلچسپی رکھنے والے افراد کے تحریری بیان کے جواب میں رٹ ٹین بیان داخل کرسکتا ہے جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ جائیداد کو متروکہ املاک قرار نہیں دیا جانا چاہیے۔ اور یہ کہ متولی کو ان ثبوتوں کو سننے کے لئے آگے بڑھنا چاہیے، اگر کوئی ثبوت ہے، جو فریق پیش کرسکتا ہے اور وہ ثبوت بھی جو فریق اوپر بیان کردہ دلچسپی کا دعوی کرتا ہے۔ لہٰذا اس قاعدے میں اضافی متولی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی جائیداد کو متروکہ وقف املاک قرار دینے کے لیے متولی کو بھیجنے والے شخص اور اس حقیقت سے انکار کرنے والے شخص کے درمیان فیصلہ کرے۔ اس تناظر میں، اس عدالت نے کہا کہ متولی کو منتقل کرنے والا شخص دفعہ 24 کے معنی میں ناراض شخص تھا۔ مذکورہ بالا معاملے میں مذکورہ بالا نتیجے پر پہنچنے میں اس عدالت نے جن فیصلوں پر بھروسہ کیا ہے وہ موجودہ انکوائری سے متعلق نہیں ہیں۔ جہاں وہاں بنائے گئے کسی قانون یا قواعد کے تحت دو فریقوں کے درمیان تنازعہ کا فیصلہ ٹریبونل کے ذریعہ کیا جاتا ہے، تو اس شق میں یہ پوشیدہ ہے کہ ہارنے والا فریق اس فیصلے سے ناراض ہے۔ لیکن ایسا کسی

محافظ اور اس جماعت کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا جس کے حق میں اس نے فیصلہ دیا ہو۔ اور نہ ہی متولی کے کسی دوسرے ماتحت افسر، جس نے یہ فیصلہ کیا ہے اور جس کی کوئی قانونی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ محکمے کا مقدمہ پیش کرنے یا اس کی حمایت میں ثبوت پیش کرنے کے لئے متولی کے سامنے پیش ہو، کو لیز میں فریق کے برابر قرار دیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا ہم اس قانون کی اسکیم کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ پٹنہ کے ہیڈ کوارٹر کا اسسٹنٹ متولی ایسا شخص نہیں ہے جو اس قانون کی دفعہ 24 کے معنی میں ناراض ہو۔ لہٰذا متولی سے اپیل قابل قبول نہیں تھی۔

اس نقطہ نظر میں، دوسرا سوال غور کرنے کے قابل نہیں ہے نتیجتاً ہائی کورٹ کا حکم کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور ہم 26 اپریل 1954 کو متروکہ وقف املاک کے متولی بہار کے اس حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے سرشیوراری کی رٹ جاری کرنے کی ہدایت دیتے ہیں جس میں معاون متولی گریڈ یہ کے اس حکم کو کالعدم قرار دیا گیا تھا، جس میں اپیل کنندہ سے تعلق رکھنے والے گریڈ یہ میں ہولڈنگ نمبر 326، 774 اور 654 کو رہا کیا گیا تھا۔ اپیل کی اجازت تمام اخراجات کے ساتھ دی جاتی ہے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document